بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف امام مسلم رحمہ اللہ

نام ونسب:

آپ کا نام مسلم بن حجاج ہے، کنیت ابو الحسین لقب عساکر الدین ہے، آپ کی دو نسبتیں ہیں۔ ایک خاندانی نسبت ہے اور دوسری وطنی نسبت ہے۔ خاندانی نسبت کے لحاظ سے آپ قشیری ہیں (قشیر عرب کا ایک مشہور قبیلہ ہے) اور وطنی نسبت کے لحاظ سے آپ نیشاپوری ہیں (نیشاپور ملک ایران میں خراسان کا ایک مشہور شہر ہے۔ آپ دراز قد اور حسین و جمیل انسان تھے۔

ولادت:

آپ کی ولادت کے بارے میں تین قول ہیں۔

1: 202ھ

2: 204ھ

3: 206ھ

آخری قول راجح ہے۔ اور آپ کی وفات 261ھ بروز اتوار شام کو ہوئی۔ اس طرح آپ کی کل عمر 55 سال بنتی ہے۔

فائدہ:

علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ نے آپ کی رمز ولادت ووفات ایک بہت عمدہ شعر میں تحریر فرمائی ہے:

كَانَ الْعَسَاكِرُ حَافِظًا وَّ مُحَدِّثًا جَمَعَ الصَّحِيْحَ مُكَمَّلَ التَّحْرِيْرِ

مِيْلَادُهٗ دُرٌّ (٢٠٤) وَقِيْلَ بَرٌّ (٢٠٢) بَدْرٌ (٢٠٦) اَرِنِيْ (٢٦١) وَفَاتٌ وَدَانَ (٥٥) بِالتَّبْشِيْرِ

علمی اسفار:

آپ نے ابتدائی تعلیم نیشاپور ہی میں حاصل کی بعد میں علم دین کے لئے حجاز، عراق، شام، مصر اور بغداد تشریف لے گئے۔

اساتذہ کرام:

آپ نے کبار ائمہ حدیث سے علم حاصل کیا جن میں چند نام یہ ہیں:

امام احمد بن حنبل، امام اسحٰق بن راہویہ، امام بخاری محمد بن اسماعیل، امام محمد بن یحیٰ ذہلی، امام سعید بن منصور، قتیبہ بن سعید، محمد بن مہران، امام ابو بکر بن ابی شیبہ، عثمان بن ابی شیبہ، امام ابو ذرعہ۔

تلامذہ:

آپ کے بے شمار تلامذہ ہیں ان میں سے چند نام یہ ہیں:

امام ترمذی، امام ابن خزیمہ، حافظ ابو عوانہ، ابو حاتم رازی، امام موسیٰ بن ھارون۔

فائدہ:

امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی جامع ترمذی میں امام مسلم رحمہ اللہ کی سند سے یہ حدیث نقل کی ہے:

حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَجَّاجٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَنْهُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَحْصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ.

(کتاب الصیام، رقم الحدیث ۶۸۷)

تصنیفات:

امام مسلم رحمہ اللہ کی بیس سے زائد تصنیفات ہیں، لیکن سب سے زیادہ مشہور و معروف صحیح مسلم ہے۔ آپ کی چند دیگر کتب یہ ہیں:

المسند الکبیر، الجامع الکبیر، کتاب العلل، کتاب الاسماء والکنی، کتاب التمیز۔

فضائل:

(1): امام اسحق بن راہویہ امام مسلم کے بارے میں فرمایا کرتے تھے:

"أيُّ رَجُل يكونُ هذا." خدا جانے یہ کتنا بڑا آدمی بنے گا۔ (فتح الملہم)

(2): اسحاق کوسج رحمہ اللہ نے ایک بار امام مسلم سے فرمایا:

"لن نعدم الخير ما ابقاك الله للمسلمين" تمہاری حیات تک ہم خیر و بھلائی سے محروم نہیں ہوں گے۔ (فتح الملہم)

(3): استاذ البخاری و مسلم محمد بن بشار رحمہ اللہ فرماتے ہیں دنیا میں چار حفاظ حدیث ہیں:

۱) سمرقند میں امام دارمی

۲) شام میں ابو ذرعہ

۳) بخارا میں امام بخاری اور

۴) نیشاپور میں امام مسلم

(4): امام ذہبی رحمہ اللہ سیر اعلام النبلاء میں آپ کا تذکرہ ان الفاظ میں فرماتے ہیں: هو الامام الكبير الحافظ، المجود، الحجة، الصادق.

(5): شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام مسلم نے ساری زندگی کسی کی غیبت کی، نہ کسی کو گالی دی اور نہ ہی کسی کو مارا ہے۔

مسلک:

امام مسلم رحمہ اللہ شافعی المسلک تھے۔

(الیانع الجنی ص ۴۹ بحوالہ خیر الاصول، الحطۃ فی ذکر صحاح الستہ از نواب صدیق حسن)

وفات حسرت آیات:

امام مسلم رحمہ اللہ کی وفات کا قصہ عجیب ہے ایک مرتبہ کسی مجلس میں احادیث مبارکہ کا مذاکرہ ہو رہا تھا کسی نے آپ سے ایک

حدیث مبارک پوچھی اتفاق سے آپ کو مستحضر نہیں تھی، چنانچہ آپ گھر تشریف لے گئے اور ساری رات اس کو تلاش کرتے رہے اور پاس کھجور کا ٹوکرا رکھا ہوا تھا۔ حدیث بھی تلاش کرتے رہے اور کھجور بھی کھاتے رہے چنانچہ صبح کے وقت حدیث مبارک ملی اور حدیث مبارک میں انہاک کی وجہ سے پتہ نہ چل سکا اور کھجور مقدار سے زیادہ کھا بیٹھے اور یہی آپ کی موت کا سبب بن گیا۔ آپ ۲۵ رجب ۲۶۱ھ بمطابق ۸۷۵ء میں ۵۵ سال کی عمر میں خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ پیر کے دن آپ کی نماز جنازہ ادا کی گئی اور نیشاپور شہر سے باہر نصیر آباد میں آپ کی تدفین ہوئی۔

تعارف صحیح مسلم

نام:

کتاب صحیح مسلم کا اصل نام "المسند الصحیح لمسلم" ہے۔ جس کو "الجامع الصحیح لمسلم" بھی کہتے ہیں۔

امام مسلم نے پندرہ یا سولہ سال میں اس کی تصنیف فرمائی اور تین لاکھ مسموع احادیث سے اس کا انتخاب کیا ہے۔ اس میں مکررات سمیت بارہ ہزار احادیث ہیں اور حذف تکرار کے بعد چار ہزار ہیں، بعض حضرات نے تکرار کے ساتھ آٹھ ہزار تعداد لکھی ہے،

صحیح مسلم کی سب سے زیادہ مشہور روایۃ شیخ ابو اسحق ابراہیم بن محمد بن سفیان نیشاپوری متوفی 308ھ کی ہے یہ مشہور حنفی فقیہ ہیں۔

وجہ تصنیف:

صحیح مسلم کی تصنیف کی دو وجہیں ہیں:

(۱): ذخیرہ احادیث میں سب سے پہلے جب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے "الجامع الصحیح المسند المختصر من امور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وايامه" یعنی صحیح بخاری تصنیف فرمائی تو اس کے بعد امام مسلم رحمہ اللہ کو بھی شوق پیدا ہوا۔ تو آپ نے نہایت احسن انداز میں تمام اسناد اور متون صحیحہ کو جمع کرکے صحیح مسلم تصنیف فرمائی۔

(۲): امام مسلم کے شاگرد اور رفیق سفر احمد بن سلمہ نے آپ سے ایک مختصر مگر جامع کتاب کی تصنیف کرنے کی درخواست کی تھی جو صحیح احادیث پر مشتمل ہو، تو آپ نے صحیح مسلم تصنیف فرمائی۔

درجہ صحیح مسلم:

حدیث کے راویوں کے پانچ طبقات ہیں:

۱) کثیر الضبط کثیر الملازمۃ جیسے امام زھری کے شاگردوں میں سے امام مالک وغیرہ۔

۲) کثیر الضبط قلیل الملازمۃ جیسے امام زھری کے شاگردوں میں سے امام اوزاعی وغیرہ۔

۳) قلیل الضبط کثیر الملازمۃ جیسے امام زھری کے شاگردوں میں سے جعفر بن مروان۔

۴) قلیل الضبط قلیل الملازمۃ جیسے امام زھری کے شاگردوں میں سے ربیع بن صالح۔

۵) قلیل الضبط قلیل الملازمۃ کے ساتھ ساتھ مجروح بھی ہو جیسے امام زھری کے شاگردوں میں سے عبد القدوس شامی۔

امام بخاری رحمہ اللہ پہلے طبقے کی روایات بالاستیعاب لائے ہیں اور دوسرے طبقے سے بالانتخاب لائے ہیں، اور تیسرے طبقے سے شاذ و نادر لائے ہیں۔ امام مسلم پہلے دونوں سے بالاستیعاب اور تیسرے طبقے سے بالانتخاب لائے ہیں۔ امام ابو داود اور امام نسائی پہلے تینوں سے بالاستیعاب اور چوتھے سے بالانتخاب لائے ہیں۔ امام ترمذی نے چاروں سے بالاستیعاب اور پانچویں سے بالانتخاب احادیث لائے ہیں۔ لہٰذا مسلم شریف کا دوسرا درجہ ہے۔

نیز مندرجہ ذیل تفصیل سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسلم کا صحاح ستہ میں دوسرا درجہ ہے، اور وہ تفصیل یہ ہے کہ صحت میں سب سے زیادہ بخاری ہے پھر مسلم پھر نسائی پھر ابو داود پھر ترمذی اور پھر ابن ماجہ ہے۔ اس ترتیب کی وجہ یہ ہے کہ......

- بخاری کی شرائط صحت کے بارے میں سب سے زیادہ سخت ہیں
- پھر مسلم کی شرائط کا درجہ ہے۔ امام بخاری نے اتصال سند کے لئے روی مروی عنہ کے درمیان لقاء فی الجملہ کی شرط لگائی ہے۔ امام مسلم نے معاصرت کو کافی سمجھا ہے۔
- تیسرا درجہ نسائی کا ہے کیونکہ امام مسلم فرماتے ہیں کہ میری کتاب کی احادیث بالاجماع صحیح ہیں جبکہ امام نسائی فرماتے ہیں کہ "کل ما اخرجتُ فی الصغری وھو صحیح عندی"۔
- چوتھا نمبر ابو داود کا ہے امام نسائی نے صحیح احادیث لانے کا التزام کیا ہے، امام ابو داود نے صحت کی شرط نہیں لگائی البتہ ابو داود یہ فرماتے ہیں کہ "کل ما اخرجتُ فی کتابی فھو صالح للعمل عندی"۔
- پانچواں نمبر ترمذی کا ہے کیونکہ یہ ضعیف اور غریب احادیث ابو داود سے زیادہ لائے ہیں۔
- چھٹا نمبر ابن ماجہ کا ہے کیونکہ امام ترمذی ضعیف احادیث پر تنبیہ فرمادیتے ہیں جبکہ امام ابن ماجہ ضعیف کی نشان دہی نہیں کرتے۔ نیز ابن ماجہ میں تقریباً بیس احادیث ایسی ہیں جن پر موضوع ہونے کا اتہام ہے۔

خصوصیات صحیح مسلم:

1) نیچے سے اوپر تک انہی رواۃ سے روایت لیتے ہیں جن کی ثقاہت پر یعنی عادل اور کامل الضبط ہونے پر وقت کے ائمہ (امام احمد بن حنبل، یحی بن معین، سعید بن منصور اور عثمان بن شیبہ ہیں) کا اتفاق تھا بخلاف ابو داؤد کے کہ یہ ان سے بھی روایت لیتے ہیں جنکی ثقاہت مختلف فیہ تھی۔

2) امام مسلم رحمہ اللہ نے تین لاکھ احادیث میں سے انتخاب کرکے پندرہ سال مین محنت سے یہ کتاب تیار کی ہے اس میں ایسی احادیث جمع کی ہیں جن کی صحت پر وقت کے ائمہ کا اجماع تھا۔ چنانچہ امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"لیس کل شیئ عندی صحیح وضعتُه ھھنا انما وضعتُ ھھنا ما اجمعوا علیه"

3) ترک وحدان: وحدان وہ رواۃ ہیں جن سے فقط ایک راوی نے روایۃ کی ہو، شیخین نے اس قسم کے کسی راوی سے تخریج حدیث نہیں کی بلکہ شیخین کی شرط یہ ہے کہ تابعی مشہور ہو اور مشہور ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے دو تلامذہ تبع تابعین ہوں اسی طرح پوری سند میں، لیکن امام مسلم ایک قدم اور آگے ہیں وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام سے لے کر امام مسلم کے شیخ تک کم از کم دو دو سے نقل کرنے والے ہوں یعنی روایت کے مقبول ہونے کے لئے شرط شہادت متحقق ہو، انہوں نے فقط ثقاہت پر اکتفاء نہیں فرمایا۔ شاذ و نادر کبھی ایسا ہوا کہ یہ شرط نہیں پائی گئی۔

4) ضبط تفاوت لفظ: یعنی اگر متعدد شیوخ سے کوئی حدیث باالفاظ مختلفہ مروی ہو تو امام مسلم ان میں سے جس کے لفظ لیتے ہیں ان کی تعیین کر دیتے ہیں مثلاً حدثنا فلان و فلان واللفظ فلان۔

5) ازالۃ التباس: یعنی سند میں کوئی نام مبہم ہو تو یعنی یا ھُو کہہ کر اس کی وضاحت کر دیتے ہیں جیسے عن یحی وھوابن سعید۔

6) فرق حدثنا واخبرنا: یعنی شیخ نے حدیث سنائی ہو تو حدثنا کہتے ہیں۔ اگر شیخ پر تلاوت کی گئی ہو تو اخبرنا کہتے ہیں بخلاف امام بخاری و دیگر محدثین کے کہ ان کے نزدیک تلاوت علی الشیخ کی صورت میں اخبرنا کی جگہ حدثنا کہنا بھی جائز ہے۔

7) جمعِ طرق: امام مسلم نے ہر حدیث کو اس کے مناسب مقام پر رکھ کر اس کے تمام طرق اور متن کے تمام الفاظ کو اکھٹا بیان کر دیا ہے اس سے حدیث کے صحیح مضمون کو متعین کرنے میں مدد ملتی ہے۔

8) امام مسلم آثار غیر مرفوعہ نہیں لائے بخلاف امام بخاری کے کہ وہ آثار غیر مرفوعہ لائے ہیں۔

9) امام مسلم حدیث پوری ذکر کرتے ہیں ایسا نہیں کرتے کہ کہیں اس کا کوئی حصہ اور کہیں کوئی حصہ۔

10) روایت بلفظہ لائے ہیں نہ کہ روایت بالمعنی۔

11) مقدمہ مذکورہ تمام خوبیوں کے علاوہ امام مسلم نے شروع کتاب میں علوم حدیث پر ایک شاندار مقدمہ لکھا ہے جس میں وجہ تالیف، شرائط واصطلاحات کے علاوہ فن روایت کے بہت سے اہم فوائد ذکر کئے ہیں۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم کا موازنہ

امام حاکم کے استاذ ابو علی نیشاپوری فرماتے ہیں:

"ما تحت ادیم السماء اصح من کتاب مسلم"

ترجمہ: آسمان کے نیچے صحیح مسلم سے زیادہ صحیح (کتاب اللہ کے بعد) کوئی کتاب نہیں۔

مغرب کے بعض علماء (شمالی افریقہ کے مسلم ممالک) کا نظریہ بھی یہی ہے۔

حافظ ابن قاسم قرطبی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ:

اسلام میں کسی نے صحیح مسلم کی طرح کوئی کتاب نہیں دیکھی۔ (فتح الملہم)

قاضی عیاض اپنی کتاب "الإلماع" میں لکھتے ہیں:

ابو مروان فرماتے تھے کہ میرے بعض شیوخ صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر فوقیت دیتے تھے۔

ابن حزم اندلسی کے متعلق بھی یہی لکھا ہے کہ وہ:

صحیح مسلم کو صحیح بخاری پر ترجیح دیتے تھے۔

لیکن جمہور علماء کے ہاں صحت میں بخاری کا درجہ مسلم سے پہلے ہے اور اس کی چند وجوہ ہیں:

صحیح بخاری کی وجوہِ ترجیح:

۱) بخاری کے متکلم فیہ راوی ۸۰ ہیں اور مسلم کے متکلم فیہ راوی ۱۶۰ ہیں۔

۲) بخاری نے مختلف فیہ راویوں سے حدیثیں کم لی ہیں اور امام مسلم نے زیادہ لی ہیں۔

۳) بخاری کے متکلم فیہ راوی زیادہ تر امام بخاری کے استاذ ہیں اور شاگرد اپنے استاذ کے حالات سے زیادہ واقف ہوتا ہے اس لئے دوسروں کا کلام زیادہ موثر نہیں۔ لیکن صحیح مسلم کے متکلم فیہ راوی امام مسلم کے استاذ نہیں ہیں بلکہ اوپر کے درجے کے ہیں جس کی وجہ سے امام مسلم ان کے حالات سے زیادہ واقف نہیں ہیں۔

۴) ابھی بیان ہوا کہ امام بخاری صرف طبقہ اولیٰ کی احادیث بالاستیعاب لیتے ہیں اور امام مسلم طبقہ اولیٰ اور ثانیہ دونوں کی روایتیں بالاستیعاب لیتے ہیں۔

۵) امام بخاری کے ہاں اتصال سند کے لئے صرف معاصرت کافی نہیں بلکہ لقاء فی الجملہ بھی شامل ہے اور امام مسلم کے ہاں معاصرت کافی ہے۔

۶) بخاری و مسلم کی جن روایتوں پر کلام کیا گیا ہے وہ دوسو دس ۲۱۰ ہیں ان میں سے ۸۰ کے قریب بخاری کی حدیثیں ہیں اور باقی سب مسلم کی ہیں ان وجوہ کی بنیاد پر جمہور کے ہاں بخاری مسلم سے صحت میں فائق ہے۔ لیکن بعض دیگر وجوہ سے مسلم کو بخاری پر فوقیت حاصل ہے اور وہ یہ ہیں:

صحیح مسلم کی وجوہِ ترجیح:

۱) صحیح مسلم میں مقدمہ کے بعد حدیثیں اور اس کی سندیں ہیں حتی کے امام مسلم نے کوئی باب بھی قائم نہیں کیا نیز مسلم میں موقوف آثار بہت کم ہیں بخلاف بخاری کہ کے اس میں مرفوع احادیث کے ساتھ موقوف احادیث بھی کثرت سے ہیں اور ابواب بھی ہیں۔

۲) امام مسلم نے ہر حدیث کو موزون مقام پر رکھا ہے ایک ہی جگہ اس کی ساری سندیں اور اس کے مختلف الفاظ خاص ترتیب سے جمع کر دئے ہیں جس کی وجہ سے حدیث کا مفہوم متعین کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

لیکن امام بخاری نے حدیث کے ٹکڑے کرکے مختلف ابواب میں ان کو ذکر کیا ہے بلکہ بعض اوقات امام بخاری کسی کسی مصلحت کے تحت حدیث ایسے باب میں لے آتے ہیں جس سے کوئی مناسبت ظاہر نہیں ہوتی اس لئے بخاری سے حدیث کا تلاش کرنا مشکل ہے۔

۳) امام مسلم نے کتاب اپنے شہر میں بیٹھ کر لکھی ہے جہاں کتاب کے ماخذ آپ کے سامنے تھے اور آپ کے اکثر اساتذہ موجود تھے اس لئے امام مسلم رحمہ اللہ روایۃ باالفظ نقل کرتے ہیں۔ لیکن امام بخاری بعض اوقات اپنے حافظے کے بل بوتے پر حدیث کتاب میں لکھتے ہیں جس کی وجہ سے اساتذہ کے الفاظ خلط ہو جاتے ہیں یعنی روایت بالمعنی کرتے ہیں، خصوصا اھل شام کی اکثر روایتیں امام بخاری نے ان کی کتابوں سے نقل کئے ہیں اور ان سے خود سنی نہیں ہیں اس لئے امام بخاری کو بعض مقامات میں راوی کے نام اور کنیت میں مغالطہ بھی لگا ہے، لیکن امام مسلم ان مغالطوں سے محفوظ ہیں۔

۴) امام بخاری چونکہ استنباط مسائل کے پیش نظر حدیث کے مختلف اجزاء مختلف ابواب میں لاتے ہیں اس لئے بعض اوقات حدیث کے معنی میں تعقید پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ دوسرے طرق دیکھنے سے دور کی جاسکتی ہے۔ لیکن مسلم میں یہ تعقید نہیں ہے کیونکہ مسلم میں ہار کے موتیوں کی طرح حدیث کے تمام الفاظ ایک جگہ جمع کئے گئے ہیں۔ الغرض صحت کے اعتبار سے بخاری فائق ہے لیکن حسن ترتیب کے اعتبار سے مسلم فائق ہے۔ حافظ عبد الرحمن یمنی شافعی نے اسی حقیقت کو اپنے کلام میں واضع کیا ہے۔

تنازع قوم فی البخاری و مسلم　　لدی و قالوا ای ذین یقدم

فقلت لقد فاق البخاری صحۃ　　کما فاق فی حسن الصناعۃ مسلم

صحیح مسلم کی شروحات

صحیح مسلم کی شروحات تیس سے زائد ہیں۔چند مشہور یہ ہیں:

۱)علامہ نووی رحمہ اللہ کی شرح المنہاج جو مسلم کے ساتھ طبع شدہ ہے۔

۲)علامہ مالکی رحمہ اللہ کی شرح اکمال المعلم چار جلدوں میں ہے۔

۳)ملا علی قاری رحمہ اللہ کی شرح مسلم چار جلدوں میں ہے۔

۴)علامہ مازری رحمہ اللہ کی شرح المعلم بفوائد کتاب مسلم ہے۔

۵)محدث قرطبی رحمہ اللہ کی شرح المفہم لما اشمل فی کتاب مسلم۔

۶)علامہ شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ نے فتح الملہم کے نام سے شرح لکھی جو تین جلدوں میں ہے، حضرت مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم نے اس کی تکمیل کی ہے۔